بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳
رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

الفضل
روزنامہ قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۲ | ۱۲ ماہ تبوک ۱۳۲۳ ہش | ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۶۳ھ | ۱۲ ستمبر ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۱۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۰ ماہ تبوک۔ آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو کل بوجہ درد نقرس کی شدت کے رات بھر نیند نہیں آئی۔ اور کل دن کو بخار بھی ۱۰۱ء۵ تک ہو گیا۔ لیکن خدا کے فضل سے آج رات نیند بھی اچھی آ گئی۔ اور نقرس میں بھی نمایاں کمی ہے۔ اور بخار بھی کم ہے۔ یعنی درجہ حرارت ۹۹ء۵ ہے۔ حضور ابھی تک درد کی وجہ سے پاؤں پر بوجھ ڈال کر کھڑے نہیں ہو سکتے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کرتے رہیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے دعائے صحت کی جائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ گذشتہ رات گردے کی درد کا شدید دورہ رہا جس کی وجہ سے رات بے آرامی اور بے خوابی میں کٹی۔ صبح خدا کے فضل سے درد کو آرام آ گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکر الٰہی ۳

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

کچھ اسمائے الٰہی ایسے ہیں۔ جن سے خدا تعالےٰ کی تسبیح ہوتی ہے۔ مثلاً قدوس۔ حیّ۔ غنی۔ صمد وغیرہ کچھ ایسے ہیں۔ جن سے اس کی تحمید ہوتی ہے۔ مثلاً رحمٰن۔ رحیم۔ خالق رب۔ علیم۔ حکیم۔ رزاق۔ وھاب غفور وغیرہ کچھ ایسے ہیں۔ جن سے ان کی تعظیم اور کبریائی ظاہر ہوتی ہے مثلاً متکبّر۔ علی۔ عظیم۔ مجید ماجد وغیرہ۔ اور کچھ ایسے ہیں جن سے اس کی توحید کا علم حاصل ہوتا ہے مثلاً واحد۔ احد۔

لیکن ایک حصہ اسماء و صفاتِ الٰہی کا اسلام نے ایسا بھی پیش کیا ہے جس پر مخالف لوگ اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ ان اعتراضات کا دفع کرنا اور ان صفات کے صحیح معنوں کا پیش کرنا بھی تسبیح میں داخل ہے۔ بلکہ موجودہ زمانہ میں یہی سب سے اعلیٰ قسم کی تسبیح ہے۔ جن اسماء و صفات پر لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ وہ مختصر حسب ذیل ہیں۔

خیر الماکرین۔ خادع۔ کید کرنے والا۔ استویٰ علی العرش۔ صاحب کرسی۔ غضب کرنے والا۔ دھوکہ کھا جانے والا۔ ہاتھ ساق وجہ یدین وغیرہ اعضا والا۔ لعنت کرنے والا مُضِلّ یعنی گمراہ کرنے والا۔ مہر لگانے والا دلوں کانوں اور آنکھوں پر قہار۔ جبّار۔ منتقم استہزا کرنے والا۔ تکلیف دینے والا۔ ایذا پانے والا۔ بھول جانے والا متکبر وغیرہ۔

اس میں شک نہیں کہ قرآن و حدیث میں اس قسم کے الفاظ ضرور آئے ہیں لیکن ان کے معنی کرتے وقت معترض اپنی نافہمی کی وجہ سے بعض غلطیوں کے مرتکب ہو کر اور کلام الٰہی کا یا عربی زبان کا اصل مطلب نہ سمجھ کر ان کو سے دوڑتے ہیں۔ نہ تو موقع محل اور استعارہ اور حسن بیان کا خیال رکھتے ہیں۔ نہ ان اصول کو مد نظر رکھتے ہیں۔ جو صفات الٰہی کے سمجھنے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نہ لغت عرب کو دیکھتے ہیں۔ اس لئے ضرور ہوا کہ پہلے وہ اصول بیان کئے جائیں۔ جن کے نہ سمجھنے سے لوگ ایسے اعتراض صفات باری پر کرتے ہیں۔ اور یہ اصول قرآن مجید نے ہی خود بیان کر دیئے ہیں۔

(۱) پہلا اصل یہ ہے وللہ الاسماء الحسنیٰ یعنی اللہ کے سب اسماء میں حسن و خوبی ہی ہے۔ اگر کوئی معنے کسی کمزوری یا عیب یا نقص کے حامل ہوں۔ تو وہ جائز نہ ہوں گے۔ اور یہی صفات الٰہی کے سمجھنے کا سارا راز ہے۔ یعنی اسماء الٰہی کے معانی ہمیشہ خدا تعالےٰ کی عظمت اور شان کے مطابق کرنے چاہئیں۔

(۲) دوسرا اصل یہ ہے کہ لیس کمثلہ شیئ وھو السمیع البصیر۔ یعنی گو الفاظ کا اشتراک ہو۔ مگر خدا تعالےٰ اپنی صفات میں دوسروں کی صفات سے مشابہت نہیں رکھتا۔ مثلاً انسان بھی سمیع و بصیر ہے اور خدا بھی سمیع و بصیر ہے لیکن انسان کے سمع اور بصر محدود ہیں دھوکہ کھا سکتے ہیں۔ خاص خاص اعضاء کے محتاج ہیں۔ انسان اپنے سننے اور دیکھنے میں ہوا اور روشنی کے بغیر لاچار ہے۔ پس یہ الفاظ سمجھانے کے لئے ہیں۔ ورنہ اس کی اصل حقیقت کا خدا ہی کو علم ہے۔ جب خدا بے مثل ہے تو اس کی صفات بھی بے مثل ہونی چاہئیں۔

تیسرا اصل یہ ہے کہ عربی الفاظ کے معنی اہل عرب کی لغت کے موافق ہی ہونے چاہئیں۔ نہ یہ کہ لفظ تو عربی کا ہو مگر معنے اردو کے کئے جائیں۔ مکر کید وغیرہ کے الفاظ میں لوگوں کو یہی دھوکا لگا ہے۔

سب سے پہلے میں لغوی معنوں کے نہ سمجھنے سے جو غلطیاں پیدا ہوئی ہیں۔ ان کا ذکر کرونگا۔ مکرؔ اور کیدؔ عربی میں تدبیر اور جنگ کے معنوں میں بھی آتا ہے پس خیر الماکرین کے معنے ہوئے کہ اعلیٰ تدبیر کرنے والا اور اکید کیداً کا ترجمہ ہوا۔ کہ میں بھی جنگ کرونگا۔ دھوکا دہی کے معنے ہیں۔ کہ خدا ان کے دھوکہ کی سزا ان کو دے گا یخادعون اللہ کے معنے ہیں۔ کہ منافق لوگ خدا تعالےٰ کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ یا بزعم خود دھوکہ دیتے ہیں۔ یا خدا کو ترک کرتے ہیں یلعنھم اللہ کے معنے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ایسے مجرموں کو اپنے قرب سے محروم کر دے گا۔ اور اپنی رحمت سے دور و ما یضل بہ الا الفاسقین خدا گمراہ انہی کو کرتا ہے۔ جو بدکار۔ فاسق بدعہد ہوتے ہیں۔ اور اپنی شرارتوں سے باز نہیں آتے۔ اور دلوں وغیرہ پر بھی انہی لوگوں کے مہر لگاتا ہے۔ جو خدا کو چھوڑ کر اپنی ہوا و ہوس کے پیچھے لگ جاتے ہیں (حاشیہ) اسی طرح قہار کے معنی غالب کے ہیں نہ کہ ظالم کے اور جبّار کے معنے بھی شکستہ کی مرمت کرنے والا ہیں۔ نہ کہ ستمگر کے۔ اور منتقم کے معنے صحیح اور مناسب بدلہ یا سزا دینے والا کے ہیں نہ کہ کینہ توز کے۔ اللہ یستھزئ بھم کے معنے اللہ انکے استہزا کی مناسب سزا ان کو دے گا۔ نسوا اللہ فنسیھم کے معنے ہیں۔ کہ جب انہوں نے اللہ کو بھلا دیا۔ تو اللہ نے بھی ان کو چھوڑ دیا۔ (نسیی بمعنی ترک) یا انہوں نے اللہ کو بھلا دیا۔ تو اللہ نے بھی ان کو اس غفلت کی سزا دی۔ متکبر کے معنے عظمت اور کبریائی کا مدعی۔ انسان کے لئے بسبب اس کی کمزوریوں کے اس لفظ کا استعمال اور بڑائی کا دعوےٰ غلط ہے۔ لیکن

ایڈیٹر۔ غلام نبی
بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

خدا کے لئے بالکل جائز ہے۔ اسی طرح ان الذین یؤذون اللّٰہ میں اللہ کے ایذاء دینے کا مطلب ایک استعارہ ہے یعنی وہ اللہ تعالےٰ کی نافرمانی کرتے ہیں۔ گویا اپنی طرف سے خدا کو دکھ دینا چاہتے ہیں۔ ایذاء پانا۔ بھولنا۔ تمسخر کرنا۔ ظلم کرنا کینہ وری۔ فریب۔ دھوکا۔ اور گالیاں دینا خدا تعالےٰ کی شان سے بعید ہیں۔ اور یہ الفاظ بطور استعارہ یا محاورہ کے استعمال کئے گئے ہیں۔

کرسی کے معنے خود آیت کی رُو سے علم کے ہیں۔ اور عرش کے معنے حکومت کے۔ غضب کا مطلب یہ نہیں کہ جسطرح انسان غصّہ میں آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ اور جوش میں اس کے ہوش بجا نہیں رہتے اور اس پر ایک تغیّر آجاتا ہے۔ یہ حالت خدا کی نہیں ہوتی۔ اس پر کوئی تغیّر وارد نہیں ہوتا۔ بلکہ مغضوب کے معنے ہیں خدا کی رضا سے محروم ہو جانا۔ اور خدا کی نعمتوں کا چھن جانا۔ خدا کے ہاتھ سے مراد اس کی طاقت اور قدرت ہے۔ وجہ سے اسکی توجہ۔ آنکھ سے مراد اسکی صفت بصر۔ اور انکی حقیقت خدا ہی کو معلوم ہے۔ جب اسلام نے خدا کو بے مثل مانا تو لازمًا اسکی صفات کو بھی بے مثل مانا۔ اور یوم یکشف عن ساق ایک محاورہ ہے جس کے معنے ہیں کہ جسدن حقیقت آشکارا کی جائیگی۔ یا جسدن سخت اضطراب کا وقت ہوگا۔

ایک اعتراض یہ بھی کیا جاتا ہے۔ کہ بعض صفاتِ الٰہیہ آپس میں متضاد ہیں۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ ایک صفت اگر اسکی اچھی ہے تو دوسری جو پہلی صفت کے عین مخالف ہے وہ لازمًا بری ہوگی۔ اس مشکل کا حل اسطرح پر ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ہر عیب اور نقص سے پاک ہے تو اصلی تضاد اس کی صفات میں نہ ہوگا۔ مثلاً اگر وہ رحیم ہے تو وہ بے رحم نہیں ہو سکتا۔ اور جو تکالیف اور مصائب لوگوں پر آتے ہیں وہ اسکی بے رحمی کا نتیجہ نہیں بلکہ انصاف ہیں یا کسی اور پر رحم ہیں یا خود اسی شخص پر رحم ہیں جنکی کنہہ کو ہم فی الفور نہیں پا سکتے۔ نیز بعض قسم کا تضاد معیوب نہیں ہوتا۔ بلکہ موقعہ وقت اور حالات کے لحاظ سے ہوتا ہے۔ جیسے ایک بادشاہ کی حکومت میں بعض لوگ شاہی دسترخوان پر بیٹھے ہوتے ہیں اور بعض جیلخانوں میں تکلیف اٹھا رہے ہوتے ہیں۔ مخلوقات عالم میں جو اختلاف آپس میں پایا جاتا ہے یہ بھی کمال حکمت کی وجہ سے ہے۔ نہ کہ ظلم کی وجہ سے۔

اسمائے الٰہی پر ہونے والے اعتراضات دور کرنے کے علاوہ ہماری جماعت کا کام ایک اور قسم کی سوال صفات کے متعلق اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مثال اور قرآنی دلائل سے ثابت کیا ہے کہ خدا تعالیٰ پہلے جیسے لوگوں سے کلام کیا کرتا تھا۔ اب بھی اسی طرح بلکہ آئندہ زمانہ میں بھی انسان سے کلام کرتا رہیگا۔ اور دعائیں قبول کرنا یعنی مجیب ہونا بھی خدا تعالیٰ کی ایک صفت ہے اگر دعا نہ ہو۔ تو پھر انسان انسان نہیں۔ بلکہ ایک حیوان ہے۔ اور اس کا کوئی رابطہ اور تعلق ذات باری سے نہیں

روزہ کے افطار اور سحری کے اوقات

یہ وقت ریڈیو کے وقت کے مطابق ہے۔

افطار (۱۲ تبوک مطابق ۲۲ رمضان بروز منگل) ۷ بجکر ۵ منٹ

سحری (۱۳ تبوک مطابق ۲۳ رمضان بروز بدھ) ۵ بجکر ۱ منٹ

مولوی محمد علی صاحب ثبوت دیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب کچھ دنوں سے "میاں محمود احمد صاحب جواب دیں" کے عنوان سے اپنے اخبار "پیغام" میں ایک اعلان چوکھٹہ میں شائع کرا رہے ہیں جس میں چند باتیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب کر کے ان کی بنا پر نہ صرف نہایت بے باکی سے جھوٹ بولنے کا الزام لگا رہے ہیں۔ بلکہ بحث کرنے اور بحث کے بعد مباہلہ کرنے پر بھی آمادگی ظاہر کر رہے ہیں۔

لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ صرف الفاظ کے الٹ پھیر اور وکیلانہ ایچ پیچ کی آڑ لے کر مولوی صاحب میدان مباحثہ ومباہلہ کے مرد بننا چاہتے ہیں۔ ورنہ انہیں آج تک نہ کبھی اس کی جرأت ہوئی اور نہ آئندہ ہو سکتی ہے۔ اگر ہمارا یہ خیال درست نہیں اور مولوی صاحب دیانت داری کے ساتھ مباحثہ ومباہلہ کے لئے تیار ہیں۔ تو جن الفاظ میں "الزامات" لگا رہے ہیں۔ اور پے درپے چوکھٹہ میں شائع کر رہے ہیں۔ انکے متعلق ثبوت پیش کریں۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے کہاں فرمائے اور کہاں شائع ہوئے۔ یہ ثبوت مہیا کرنے کے بعد انہیں حق پہنچتا ہے کہ انکی بنا پر بحث کرنے اور پھر مباہلہ کرنے پر آمادگی کا اظہار کریں۔ جب تک مولوی صاحب یہ ثبوت پیش نہیں کرتے۔ اور جن الفاظ میں "الزامات" بیان کر رہے ہیں ان کے متعلق یہ نہیں بتاتے کہ بغیر ایک حرف کی کمی بیشی کے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے کہاں فرمائے ہیں۔ اس وقت تک۔ ان کی بنا پر جواب طلب کرنا اور مباحثہ یا مباہلہ پر آمادگی کا اظہار کرنا سراسر فریب کاری اور دھوکا دہی کے سوا کچھ نہیں ہے۔

تسبیح بھی ہے۔ وہ یہ کہ دیگر مذاہب والے اور غیر احمدی یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ پہلے زمانہ میں تو کلام کیا کرتا تھا۔ مگر اب نعوذ باللہ گونگا ہو گیا ہے نہ اب الہام ہو سکتا ہے نہ وحی۔ گویا ایک بڑا بھاری تعلق جو پہلے خدا کا انسان سے ہوا کرتا تھا۔ وہ ٹوٹ گیا ہے۔ اسی طرح بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ دعائیں قبول ہونے اور مطالب پورا کرنے کیلئے نہیں ہیں۔ صرف ایک قسم کی عبادت ہیں۔ اس عقیدہ سے جو کچھ رہا سہا واسطہ خدا اور انسان کے درمیان تھا وہ بھی جاتا رہا۔ رہتا۔ نہ اسے کوئی خداشناسی حاصل ہو سکتی ہے۔ اور نہ اسے خدا پر کوئی اعتماد اور بھروسہ ہو سکتا ہے۔ نہ وہ کوئی خاص فائدہ بارگاہ الٰہی سے حاصل کر سکتا ہے پس یہ دو بڑی صفات یعنی کلام اور قبولیت دعا ایسی چیزیں ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا پر ظاہر کر کے خدا تعالےٰ کو دو بڑے عیوب سے پاک ثابت کر کے دکھایا ہے۔

اخبارِ احمدیّہ

درخواستہائے دعا (۱) شیخ عبد القادر صاحب مبلغ لائلپور کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۲) میاں محمد حیات صاحب سب ڈویژنل آفیسر پٹ اور کا لڑکا سخت بیمار اور لاہور میو ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ (۳) صوفی محمد رفیع صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سندھ کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۴) شیخ عطاء الٰہی صاحب جالندہر شہر کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ سب کے لئے دعا کی جائے۔

اعلان نکاح مولوی محمود احمد صاحب خلیل مولوی فاضل ٹیچر ہائی سکول قادیان کا نکاح امۃ الرحمٰن بنت میاں خدا بخش صاحب عرف مومن قادیان سے چار صد روپیہ مہر پر حضرت مولوی شیر علی صاحب نے ۴۴-۸-۲۱ کو پڑھا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ غلام حیدر سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ احمدیہ قادیان

دعائے نعم البدل چوہدری محمد ابراہیم صاحب ہیڈ کنسٹیبل پولیس کا لڑکا عمر تین سال فوت ہو گیا ہے۔ دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ نعم البدل عطا فرمائے۔ عظیم الدین سوداگر چرم حیدرآباد سندھ

دعائے مغفرت بلال قاسم صاحب احمدی متوطن سیلون جو مسٹر مظاہر پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کولمبو کا خسر تھا۔ اور قریب چار ماہ ہوئے ہجرت کر کے قادیان آ گیا تھا۔ مرض عسر البول سے چند روز بیمار رہ کر ۶۵ سال کی عمر میں فوت ہو گیا۔ اناللّٰہ وانا الیہ راجعون۔ احباب سے اس کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ مفتی محمد صادق

جماعت احمدیہ جالندہر شہر جماعت احمدیہ جالندہر شہر پہلے نماز جمعہ مرزا محمد یوسف صاحب کے مکان پر پڑھا کرتی تھی۔ اب دار التبلیغ واقعہ ریلوے روڈ میں نماز ہوا کرتی ہے جو کہ ہری ہاکینز کے قریب ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ شیخ عطاء الٰہی

شکریہ جس کثرت کے ساتھ احمدی بہنوں نے خصوصًا اور احمدی بھائیوں نے عمومًا میری اہلیہ حاجی خانم کی وفات پر اظہار ہمدردی فرمایا ہے۔ میں ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا فرماویں۔ خاکسار شیخ احمد دین

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا نکاح

اور ہندو پریس

(۲)

قریبی رشتہ داروں سے شادی

دوسرا اعتراض یہ کیا گیا ہے۔ کہ لڑکی قریبی رشتہ دار تھی یعنی بیوی کی بھتیجی تھی اس لئے اس سے نکاح کرنا پاپ ہے۔ ہندو پریس نے اس کے متعلق جو بیہودہ سرائی کی ہمیں شرافت اجازت نہیں دیتی۔ کہ اس کا ترکی بہ ترکی جواب دیں۔ ورنہ ہمارے پاس ان کے گھر کے ایسے ثبوت موجود ہیں۔ کہ اگر ان کو پیش کیا جائے۔ تو ہندو پریس چیخ اٹھے۔ اصل بات یہ ہے کہ شادی کے بارہ میں اسلام نے جو کامل دھرم ہے بتا دیا ہے کہ کن عورتوں سے شادی نہیں کرنی چاہیئے۔ اور کن سے شادی جائز ہے۔

جب ہم رشیوں کے حالات دیکھتے ہیں۔ تو ان میں بھی ایسے پائے جاتے ہیں جنہوں نے قریبی رشتہ داروں سے شادی کی۔ (۱) مثلاً بھگوان کرشن نے خود اپنی بہن سبھدرا کا نکاح ارجن سے جو کہ آپ کا خالہ زاد بھائی تھا کیا

(۲) دشو کرما کی لڑکی سنگیا جب جوان ہوئی تو اس کے باپ نے اس کا سوئمبر رچایا۔ جس میں شرکت کے لئے بہت سے راجہ۔ دیوتا اور دیوتا آئے۔ مگر بلی دیت زبردستی سنگیا کو پکڑ کر لے گیا۔ سوریہ نے جو کہ دشو کرما کا بھائی تھا۔ سنگیا کو اس سے چھین کر اس کے باپ کے پاس پہنچا دیا۔ تب سنگیا بولی کہ مہاراج دیوتاؤں میں سریشٹ سوریہ آپ ہی میرے پتی دیو (خاوند) اور سدا کام کرنے والے ہو جئے۔ ہے بھگوان آپ نے ہی مجھے دشٹ سے جیتا ہے۔ بھتیجی کے گرہن کرنے میں کوئی دوش نہیں۔ جو استری گیان وتی ہو۔ وہ جس شبھ لکشن یکت پُرش کو درسویکار کرے۔ چاہے وہ اس کا پتر (بیٹا) پتا (باپ) اور بھائی ہی کیوں نہ ہو۔ وہ اس کا خاوند ہو سکتا ہے برہما نے اپنی پتری کو دشنو نے اپنی ماتا کو اور بھگوان شمبھو نے اپنی بہن کو گرہن کر کے سریشٹ پدوی پائی۔ بھوشیہ پوران کھنڈ ۴ ادھیائے ۱۸ اشلوک ($\frac{21}{28}$)

بڑی عمر میں شادی

تیسرا اعتراض یہ کیا گیا ہے۔ کہ آپ کی عمر زیادہ تھی۔ اور بڑھاپے میں جوان لڑکی کے ساتھ شادی کرنا ٹھیک نہیں۔ مگر یہ اعتراض بھی ہندو دھرم کی تعلیم کے خلاف ہے۔

(۱) شو پوران میں آتا ہے۔ کہ

अयं राजा महाभीतो वृ-
द्धश्च मनुजर्षभ
कन्यामयं कृतामस्य प्रदद्यां
वृद्धाय मन्ये यतः (ادھیائے ۲۰)

(۲) بھیشم پتامہ کے والد مہاراجہ شانتنو نے بڑی عمر میں ایک دھیور کی لڑکی سے شادی کی۔ اور یہ شرط لکھ دی۔ کہ جو لڑکا اس سے ہوگا وہی تخت پر بیٹھے گا۔

(۳) بھگوان کرشن جی نے بھی بڑھاپے میں شادیاں کیں۔ جیسا کہ پہلے لکھ آئے ہیں

چھوٹی عمر کی لڑکی سے شادی

چوتھا اعتراض ہندو پریس کی طرف سے یہ کیا گیا ہے۔ کہ لڑکی کی عمر چھوٹی ہے اور آپ کی عمر زیادہ۔ ہندو پریس کا یہ اعتراض بھی واقعات کے خلاف ہے۔ کیونکہ حرم محترم کی عمر ۲۷ سال کی ہے۔ لیکن ہندو پریس نے محض اعتراض کرنے کے لئے دیدہ دانستہ طور پر ان کی عمر گھٹا کر اور حضور کی عمر بڑھا کر پیش کی۔ جو کہ حد درجہ کی بددیانتی ہے۔ لیکن اگر عمر ۱۲ یا چودہ سال کی بھی ہوتی۔ تو بھی ہندو پریس کا یہ حق نہیں تھا۔ کہ وہ اعتراض کرتا۔ کیونکہ ان کے رشیوں نے چھوٹی عمر کی لڑکیوں سے شادیاں کیں۔ اور ان کے دھرم شاستروں میں چھوٹی عمر کی لڑکی سے شادی کرنے کی اجازت ہے۔ چنانچہ لکھا ہے

अष्टवर्षा भवेद्गौरी नव-
वर्षा च रोहिणी
दशवर्षा भवेत्कन्या
तत ऊर्ध्वं रजस्वला
माता चैव पिता तस्या
ज्येष्ठो भ्राता तथैव च
त्रयस्ते नरकं यान्ति—

یعنی آٹھ سال کی لڑکی کا نام گوری ہے۔ اور نو برس کی لڑکی کا نام روہنی اور دس سال کی لڑکی کا نام کنیا اور اس کے بعد وہ اس قابل ہوتی ہے۔ کہ اس کا بیاہ کر دیا جائے۔ ماں باپ اور بھائی یہ تینوں دوزخ کو جاتے ہیں۔ اگر وہ اس وقت لڑکی کی شادی نہ کریں۔

(۲) پھر لکھا ہے۔

एकमासा भवेद्गौरी द्वि-
मासा च रोहिणी त्रिमासा
भवेत्कन्या अत ऊर्ध्वं
रजस्वला माता तथा
पिता भ्राता मातुलो
भगिनी स्वका सर्वे ते
नरकं यान्ति दृष्ट्वा
कन्यां रजस्वलाम् (ایضاً کلوارک؟ چوتھا باب ۲۲)

ایک منٹ کی لڑکی گوری ہوتی ہے۔ اور دو منٹ کی روہنی اور تین منٹ کی لڑکی کنیا ہوتی ہے۔ اور جب لڑکی کی عمر ۴ منٹ کی ہو جائے۔ تو وہ شادی کے لائق ہو جاتی ہے۔ ماں اور باپ اور بھائی اور ماموں اور بہن یہ سارے کے سارے دوزخ کو جاتے ہیں۔ اگر وہ اس وقت اس لڑکی کا بیاہ نہ کر دیں۔

(۳) ہندو دھرم کے مشہور دھرم شاستر نے بھی اس سوال پر تفصیل کے ساتھ روشنی ڈالی کہ لڑکی کا نکاح کب کرنا چاہیئے۔ چنانچہ لکھا ہے

त्रिंशद्वर्षो वहेत्कन्यां
हृद्यां द्वादशवार्षिकीम्
त्र्यष्टवर्षोऽष्टवर्षां
वा धर्मे सीदति— (منو ۹/۹۴)

اگر ۳۰ سال کا لڑکا ہو تو بارہ سال کی لڑکی ہونی چاہیئے۔ اور لڑکا چوبیس سال کا ہو تو لڑکی کی عمر ۸ سال کی ہونی چاہیئے۔ لیکن اس سے جلدی نکاح نہ کرے۔ اور اگر کوئی اس سے بھی جلدی نکاح کرتا ہے۔ تو دھرم میں دکھ پاتا ہے

तस्मात् विवाहयेत्
कन्यां यावन्नर्तुमती
भवेद्- विवाहो ह्यष्ट-
वर्षायाः कन्यायाः— ($\frac{1}{12}$)

لڑکی کو حائضہ ہونے کے بعد بیاہ دے لیکن آٹھویں سال لڑکی کا بیاہ کرنا تو بہت ہی اعلےٰ اور موجب ثواب ہے۔

۵۔ بارہ سال تک بن بیاہی لڑکی کو جو اپنے گھر میں رکھتا ہے۔ اس کے ماں اور باپ کو برہم ہتیا یعنی (برہمن کے مارنے کا) پاپ ہوتا ہے (گوتم سمرتی ادھیائے $\frac{1}{12}$)

اور بھی بہت سے شلوک ہیں۔ جن میں صاف طور پر لکھا ہے کہ آٹھ سال کی لڑکی کی جو شادی نہیں کرتا۔ وہ دھرم کے خلاف چلتا ہے۔ اور یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ ہندوؤں کے بزرگ اس تعلیم پر عمل کرتے تھے۔

بن باس میں جب مہاراجہ رام چندر ہرن کے شکار کے لئے تشریف لے گئے۔ اور ان کے آنے میں دیر ہوئی۔ تو سیتا نے لکشمن کو مجبور کیا۔ کہ اپنے بھائی کی خبر لے۔ لکشمن نے ان کو اکیلے چھوڑ کر جانے سے انکار کیا۔ لیکن جب سیتا نے سختی سے کہا۔ تو پھر چلے گئے۔ ان کے جانے کے بعد راون سادھو کا بھیس دھارن کر کے سیتا کے پاس آیا اور کہا کہ آپ کون ہیں کہاں سے آئے ہیں۔ اور یہاں کیسے رہتے ہیں۔ اس کے جواب میں سیتا نے کہا۔

मम भर्ता महातेजा वय-
सा पञ्चविंशकः
अष्टादश हि वर्षाणि
मम जन्मनि गण्यते

(والمیک رامائن ارنیہ کانڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے بہادر اور شور بیر خاوند کی عمر پچیس ۲۵ برس کی ہے۔ اور میری عمر اٹھارہ سال کی۔ اس وقت سیتا نے اپنی عمر اٹھارہ سال کی بتائی۔ لیکن شادی کے وقت اگر دیکھا جائے۔ تو مشکل سے ان کی عمر چھ سال کی بنتی ہے۔ کیونکہ ان کو بن باس میں رہتے ہوئے بھی قریبًا تیرہ سال سے زیادہ کا عرصہ ہوچکا ہوگا۔ اس وقت سیتا اپنی عمر اٹھارہ سال کی بتاتی ہیں۔ تو بیاہ کے وقت ان کی عمر یقینًا چھ سات سال کے قریب ہوگی۔

(۲) مہادیو جی کی بیوی پاربتی کی عمر آٹھ سال کی تھی۔ جبکہ ان کا بیاہ ہوا۔ اسی لئے ان کو گوری کہتے ہیں۔

امید ہے۔ کہ یہ دونوں حوالہ جات ہندو پریس کے لئے کافی ہونگے۔ اگر ان میں ذرا بھی انسانیت کی عزت ہے۔ تو وہ سوچیں۔ کہ جن کے مذہب میں خود لکھا ہے۔ کہ اٹھارہ سال کی لڑکی کا جو آدمی بیاہ نہیں کرتا۔ وہ پاپی ہے۔ ان کا کیا حق ہے کہ وہ کسی کے نکاح پر اعتراض کریں حالانکہ حضور کا نکاح جن کے ساتھ ہوا ہے۔ ان کی عمر ۲۷ سال کی ہے

آخری التماس

آخر میں ہم ہندو پریس کی سیوا میں پرارتھنا کرتے ہیں۔ اور خاص کر اخبار "ویر بھارت" سے کہتے ہیں۔ کہ اگر بے ہودہ اعتراضات سے باز نہ آیا۔ تو پھر ہمیں زیادہ وضاحت سے ہندو دھرم کے رشیوں وغیرہ کے حالات پیش کرنے پڑیں گے۔ کیا اسے معلوم نہیں کہ ان کے رشیوں اور اوتاروں کے متعلق پرانوں میں کیا کچھ لکھا ہے پھر وہ کتابیں بھی دنیا میں موجود ہیں۔ جو آریوں نے پرانوں کی تعلیم کے مطابق شائع کی ہیں۔ کیا میرٹھ منتر اور اسی طرح کی پستکیں دنیا سے مٹ گئی ہیں۔ ہرگز نہیں۔ پس اگر "ویر بھارت" نے اپنی روش میں تبدیلی نہ کی۔ تو پھر ہم مجبور ہونگے۔ کہ پرانوں کی تعلیم کے مطابق ہندو دھرم کے رشیوں کے حالات اور واقعات پبلک میں پیش کریں۔ تاکہ دنیا جان لے کہ دوسروں پر اعتراض کرنے والا "ویر بھارت" اپنے رشیوں اور منیوں کے متعلق کیا عقیدہ رکھتا ہے۔ اور پھر اگر کوئی بات پیدا ہوئی۔ تو اس کی ذمہ داری ایڈیٹر "ویر بھارت" پر ہوگی۔ امید ہے۔ کہ ہندو شرفاء اس اخبار کے ایڈیٹر کو تنبیہہ کرکے شرافت سے مضمون لکھنے کی طرف توجہ دلائیں گے۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جماعت احمدیہ اعتراضات سے نہیں گھبراتی۔ ہر آدمی کو حق ہے۔ کہ وہ شرافت کے اندر رہتا ہوا جو اعتراض چاہے کرے لیکن ہم یہ ہرگز برداشت نہیں کرسکتے کہ اعتراض کے رنگ میں گالیاں دی جائیں۔ لیکن اگر "ویر بھارت" کو اس کی خواہش ہی ہے تو یہ خواہش ہم اس طرح پوری کردینگے کہ پرانوں کے حوالہ جات نقل کرکے صرف ان کا ارتھ لکھ دیں گے۔ تاکہ "ویر بھارت" کے ایڈیٹر کی سمجھ میں بات آسکے۔ ہوسکتا ہے۔ کہ میری تجویز کا "ویر بھارت" کے ایڈیٹر پر اثر نہ ہو۔ لیکن میں حکومت اور ہندو شرفاء سے کہتا ہوں۔ کہ ایسے گندے اعتراضات دیش کی فضاء کو مکدر کرنے والے ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر جوابی طور پر اگر ہم نے ان کے رشیوں پر اعتراض کئے۔ تو اس کی ذمہ داری ایڈیٹر پر ہوگی۔ اور حکومت جواب "ویر بھارت" کے مضامین پر خاموش ہے۔ اگر اس وقت اس کی قانونی مشینری حرکت میں آئی تو ساری مہذب دنیا کی نگاہ میں وہی زیر الزام ہوگی۔ کہ حملہ آور کے حملہ کے وقت کیوں خاموش رہی۔ اور جواب کے وقت اسے کیوں قانون یاد آیا۔

مہاشہ محمد عمر خادم سلسلہ احمدیہ

مولوی ثناء اللہ صاحب کے نام کھلی چٹھی

انعامی حلف کے تصفیہ کی فوری صورت

جناب مولوی صاحب! آپ کو معلوم ہے۔ کہ حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب آف سکندر آباد نے آپ کو آپ کے عقائد کی صحت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کے دعاوی کے کذب و افتراء ہونے پر مؤکد بعذاب حلف اٹھانے کی صورت میں اکیس ہزار روپیہ تک حسب تفصیل رسالہ مطبوعہ انعامی رقم دینے کا اعلان فرمایا ہے اور مسلسل اکیس برس سے یہ اعلان فرما رہے ہیں۔ آپ نے اب ۲۳ر جون ۱۹۴۴ء کے اہلحدیث میں کسی مصلحت سے اس انعامی چیلنج کی منظوری پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ آپ کے مضمون کو پڑھ کر حضرت سیٹھ صاحب موصوف نے ۲۶ر جون ۱۹۴۴ء کو خاکسار کے نام مندرجہ ذیل مکتوب ارسال فرمایا:-

"آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ خاکسار نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو فروری ۱۹۲۳ء کو میں یہ چیلنج دیا تھا۔ کہ وہ ہمارے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف جو عقائد رکھتے ہیں۔ وہ ایک پبلک جلسہ میں حلفًا بیان کریں۔ تو ان کو اسی جلسہ میں پانچ سو روپیہ نقد دیا جائے گا۔ (بعد میں یہ رقم دوگنی یعنی ایک ہزار کی گئی ہے دی جائیگی) اس کے بعد اگر ایک سال تک ان پر موت نہ آئے یا کوئی عبرتناک عذاب جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو نہ آئے۔ تو مزید دس ہزار روپیہ دیا جائیگا۔ (بعد میں یہ رقم دوگنی یعنی بیس ہزار کی گئی ہے دی جائیگی) جملہ اکیس ہزار روپیہ دیا جائیگا۔ مگر ۲۱ سال کا عرصہ ہوگیا۔ وہ کسی نہ کسی عذر سے ٹلتے ہی رہے۔ مگر اب وہ اپنے ۲۳ر جون ۱۹۴۴ء کے اخبار اہلحدیث میں شائع کرتے ہیں۔ کہ میں حلف اٹھانے کو تیار ہوں۔ مگر مجھے امید نہیں۔ کہ وہ حلف اٹھائیں گے۔ اہل حدیثوں کے مجبور کرنے سے شائع کردیا ہے۔ خیر آئندہ معلوم ہوجائیگا۔ ہمارا ان کا فاصلہ قریبًا ڈیڑھ ہزار میل کا ہے۔ اس لئے آپ کو تکلیف دیتا ہوں۔ کہ آپ میرے نمائندہ بنیں۔ اور اس معاملہ کو طے کریں۔ معاملہ طے ہوتے ہی مجھے تار دیں۔ میں تار کے ذریعہ رقم ارسال کردونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

خاکسار عبداللہ الہ دین۔"

اس خط کی روشنی میں ضروری ہے۔ کہ اگر آپ تیار ہوں۔ تو متعلقہ امور کا تصفیہ بالمشافہہ آپ سے کرلیا جاوے۔ اور آپ مقررہ شرائط کے مطابق حلف اٹھا کر انعامی رقم حاصل کر سکیں۔ اگر اس تصفیہ کے لئے آپ جلد آمادہ ہوں۔ تو بذریعہ "اہل حدیث" اعلان فرمادیں یا خاکسار کو بذریعہ خط قادیان کے پتہ پر مطلع کریں۔ میں پہلی فرصت میں امرتسر پہنچ کر آپ سے بالمواجہہ تصفیہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ حضرت سیٹھ صاحب کے مکتوب کو میں بعض وجوہ سے دیر سے شائع کر رہا ہوں۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ جالندھر کا تبلیغی جلسہ

۳ر ستمبر بروز اتوار چوہدری بشارت علی صاحب عہدیدار میجر صاحب کے مکان پر زیر صدارت محترمہ بیگم صاحبہ پریذیڈنٹ صاحب جلسہ ہوا۔ جلسہ کا افتتاح تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ محترمہ امۃ الحبیب صاحبہ نے ایک نظم "یاد قادیان" اور حیات انسانی پر ایک مضمون سنایا۔ عزیزہ رشیدہ خاتون صاحبہ نے لباس کی سادگی پر مضمون پڑھا۔ عزیزہ معروف سلطانہ نے نظم پڑھی۔ اور ایک مضمون بھی سنایا۔ محترمہ رحمت بیگم صاحبہ نے دعا کی حقیقت پر ایک مضمون سنایا۔ محترمہ مکرمہ جناب صدر صاحبہ نے اپنا خطبہ پڑھا جس میں وقت کی پابندی اور لجنہ میں شمولیت کی تاکید فرمائی۔ نماز پر وقت پر ادا کرنے اور سلسلہ کی ترقی اور حضرت امیر المومنین کی سلامتی اور درازی عمر کیلئے دعا کرنے کی تاکید فرمائی۔ پھر محترمہ موصوفہ نے بڑے درد کے ساتھ سلسلہ کی ترقی کے لئے اور اس کی خدمت کرنے والے دور دور کے مبلغین کی کامیابی کیلئے دعا فرمائی [illegible]

مصر کی سیاسی ترقی

۷ ستمبر۔ مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے ۵ ستمبر مری پرتاپ کالج ہال سری نگر میں مصر کی سیاسی ترقی کے موضوع پر لیکچر دیا۔ جناب سری رام صاحب پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی کالج صدر تھے تقریر کے بعد سوالات کے جوابات مولوی صاحب نے دیئے۔ صدر صاحب نے مولوی صاحب کی تقریر پر ریمارکس کرتے ہوئے کہا۔ کہ حاضرین کو ان سے بہترین معلومات حاصل ہوئی ہیں (نامہ نگار)

کوہ مری میں لجنہ کا قیام اور جلسہ

۲۸ر اگست بر مکان حکیم ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی لجنہ اماء اللہ کا پہلا اجلاس منعقد کیا گیا۔ جلسہ زیر صدارت اہلیہ مرزا برکت علی صاحب ہوا جس میں عہدیداران کا انتخاب کیا گیا۔ انتخاب مندرجہ ذیل ہے۔

پریذیڈنٹ۔ اہلیہ بابو اللہ بخش صاحب پی پوسٹماسٹر

سکرٹری۔ اہلیہ حکیم عبدالرحمٰن صاحب خاکی

نائب سکرٹری۔ اہلیہ مرزا بشیر احمد صاحب

میرے بہادر اور شور بیر خاوند کی عمر پچیس ۲۵ برس کی ہے۔ اور میری عمر اٹھارہ سال کی۔ اس وقت سیتا نے اپنی عمر اٹھارہ سال کی بتائی۔ لیکن شادی کے وقت اگر دیکھا جائے۔ تو مشکل سے ان کی عمر چھ سال کی بنتی ہے۔ کیونکہ ان کو بن باس میں رہتے ہوئے بھی قریباً تیرہ سال سے زیادہ کا عرصہ ہو چکا ہوگا۔ اس وقت سیتا اپنی عمر اٹھارہ سال کی بتاتی ہیں۔ تو بیاہ کے وقت ان کی عمر یقیناً چھ سات سال کے قریب ہوگی۔

(۲) مہادیوجی کی بیوی پاربتی کی عمر آٹھ سال کی تھی۔ جبکہ ان کا بیاہ ہوا۔ اسی لئے ان کو گوری کہتے ہیں۔

امید ہے۔ کہ یہ دونوں حوالہ جات ہندو پریس کے لئے کافی ہونگے۔ اگر ان میں ذرا بھی انسانیت کی عزت ہے۔ تو وہ سوچیں۔ کہ جن کے مذہب میں خود لکھا ہے۔ کہ اٹھارہ سال کی لڑکی کا جو آدمی بیاہ نہیں کرتا۔ وہ پاپی ہے۔ ان کا کیا حق ہے کہ وہ کسی کے نکاح پر اعتراض کریں حالانکہ حضور کا نکاح جن کے ساتھ ہوا ہے۔ ان کی عمر ۲۷ سال کی ہے

آخری التماس

آخر میں ہم ہندو پریس کی سیوا میں پرارتھنا کرتے ہیں۔ اور خاص کر اخبار "ویر بھارت" سے کہتے ہیں۔ کہ اگر بے ہودہ اعتراضات سے باز نہ آیا۔ تو پھر ہمیں زیادہ وضاحت سے ہندو دھرم کے رشیوں وغیرہ کے حالات پیش کرنے پڑیں گے۔ کیا اسے معلوم نہیں کہ ان کے رشیوں اور اوتاروں کے متعلق پرانوں میں کیا کچھ لکھا ہے پھر وہ کتابیں بھی دنیا میں موجود ہیں۔ جو آریوں نے پرانوں کی تعلیم کے مطابق شائع کی ہیں۔ کیا میرد تنتر اور اسی طرح کی پستکیں دنیا سے مٹ گئی ہیں۔ ہرگز نہیں۔ پس اگر "ویر بھارت" نے اپنی روش میں تبدیلی نہ کی۔ تو پھر ہم مجبور ہونگے۔ کہ پرانوں کی تعلیم کے مطابق ہندو دھرم کے رشیوں کے حالات اور واقعات پبلک میں پیش کریں۔ تاکہ دنیا جان لے کہ دوسروں پر اعتراض کرنے والا "ویر بھارت" اپنے رشیوں اور منیوں کے متعلق کیا عقیدہ رکھتا ہے۔ اور پھر اگر کوئی بات پیدا ہوئی۔ تو اس کی ذمہ داری ایڈیٹر "ویر بھارت" پر ہوگی۔ امید ہے۔ کہ ہندو شرفاء اس اخبار کے ایڈیٹر کو تنبیہہ کر کے شرافت سے مضمون لکھنے کی طرف توجہ دلائیں گے۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جماعت احمدیہ اعتراضات سے نہیں گھبراتی۔ ہر آدمی کو حق ہے۔ کہ وہ شرافت کے اندر رہتا ہوا جو اعتراض چاہے کرے لیکن ہم یہ ہرگز برداشت نہیں کر سکتے کہ اعتراض کے رنگ میں گالیاں دی جائیں۔ لیکن اگر "ویر بھارت" کو اس کی خواہش ہی ہو تو یہ خواہش ہم اس طرح پوری کر دینگے کہ پرانوں کے حوالہ جات نقل کر کے صرف ان کا ارتھ لکھ دیں گے۔ تاکہ "ویر بھارت" کے ایڈیٹر کی سمجھ میں بات آ سکے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ میری تجویز کا "ویر بھارت" کے ایڈیٹر پر اثر نہ ہو۔ لیکن میں حکومت اور ہندو شرفاء سے کہتا ہوں۔ کہ ایسے گندے اعتراضات دلیش کی فضاء کو مکدر کرنے والے ہوتے ہیں۔ اس لئے اگر جوابی طور پر اگر ہم نے ان کے رشیوں پر اعتراض کئے یا کئے۔ تو اس کی ذمہ داری ایڈیٹر پر ہوگی۔ اور حکومت جواب "ویر بھارت" کے مضامین پر خاموش ہے۔ اگر اس وقت اس کی قانونی مشینری حرکت میں آئی تو ساری مہذب دنیا کی نگاہ میں وہی زیر الزام ہوگی۔ کہ حملہ آور کے حملہ کے وقت کیوں خاموش رہی۔ اور جواب کے وقت اسے کیوں قانون یاد آیا۔

مہاشہ محمد عمر خادم سلسلہ احمدیہ

لجنہ اماء اللہ جالندھر کا تبلیغی جلسہ

۳ ستمبر بروز اتوار چوہدری بشارت علی صوبیدار میجر صاحب کے مکان پر زیر صدارت محترمہ بیگم صاحبہ پریذیڈنٹ صاحب جلسہ ہوا۔ جلسہ کا افتتاح تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ محترمہ امۃ الحبیب صاحبہ نے ایک نظم "یادِ قادیان" اور حیات انسانی پر ایک مضمون سنایا۔ عزیزہ رشیدہ خاتون صاحبہ نے لباس کی سادگی پر مضمون پڑھا۔ عزیزہ معروف سلطانہ نے نظم پڑھی۔ اور ایک مضمون بھی سنایا۔ محترمہ رحمت بیگم صاحبہ نے دعا کی حقیقت پر ایک مضمون سنایا۔ محترمہ مکرمہ جناب صدر صاحبہ نے اپنا خطبہ پڑھا جس میں وقت کی پابندی اور لجنہ میں شمولیت کی تاکید فرمائی۔ نماز کو وقت پر ادا کرنے اور سلسلہ کی ترقی اور حضرت امیر المومنین کی سلامتی اور درازی عمر کیلئے دعا کرنے کی تاکید فرمائی۔ پھر محترمہ موصوفہ نے بڑے درد کے ساتھ سلسلہ کی ترقی کے لئے اور اس کی ... کے متعلقین کی کامیابی کیلئے دعا فرمائی اور خیر و خوبی کیساتھ جلسہ برخاست ہوا۔

عاجزہ مقبول جالندھری سکرٹری تبلیغ لجنہ اماء اللہ جالندھر

مولوی ثناء اللہ صاحب کے نام کھلی چٹھی

انعامی حلف کے تصفیہ کی فوری صورت

جناب مولوی صاحب! آپ کو معلوم ہے۔ کہ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب آف سکندر آباد نے آپ کو آپ کے عقائد کی صحت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کے دعاوی کے کذب و افتراء ہونے پر مؤکد بعذاب حلف اٹھانے کی صورت میں اکیس ہزار روپیہ تک حسب تفصیل رسالہ مطبوعہ انعامی رقم دینے کا اعلان فرمایا ہے اور مسلسل اکیس برس سے یہ اعلان فرما رہے ہیں۔ آپ نے اب ۲۳ رجون سنہ ۴۴ء کے اہلحدیث میں کسی مصلحت سے اس انعامی چیلنج کی منظوری پر آمادگی کا اظہار کیا ہے۔ آپ کے مضمون کو پڑھ کر حضرت سیٹھ صاحب موصوف نے ۲۶ رجون سنہ ۴۴ء کو خاکسار کے نام مندرجہ ذیل مکتوب ارسال فرمایا:۔

"آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ خاکسار نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو فروری سنہ ۱۹۲۳ء میں یہ چیلنج دیا تھا۔ کہ وہ ہمارے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف جو عقائد رکھتے ہیں۔ وہ ایک پبلک جلسہ میں حلفاً بیان کریں۔ تو ان کو اسی جلسہ میں پانچ سو روپیہ نقد دیا جائے گا۔ (بعد میں یہ رقم دوگنی یعنی ایک ہزار کی گئی ہے دی جائیگی) اس کے بعد اگر ایک سال تک ان پر موت نہ آئے یا کوئی عبرت ناک عذاب جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو نہ آئے۔ تو مزید دس ہزار روپیہ دیا جائیگا۔ (بعد میں یہ رقم دوگنی یعنی بیس ہزار کی گئی ہے دی جائیگی) جملہ اکیس ہزار روپیہ دیا جائیگا۔ مگر ۲۱ سال کا عرصہ ہو گیا۔ وہ کسی نہ کسی عذر سے ٹلتے ہی رہے۔ مگر اب وہ اپنے ۲۳ رجون سنہ ۱۹۴۴ء کے اخبار اہل حدیث میں شائع کرتے ہیں۔ کہ میں حلف اٹھانے کو تیار ہوں۔ مگر مجھے امید نہیں۔ کہ وہ حلف اٹھائیں گے۔ اہل حدیثوں کے مجبور کرنے سے شائع کر دیا ہے۔ خیر آئندہ معلوم ہو جائیگا۔ ہمارا ان کا فاصلہ قریباً ڈیڑھ ہزار میل کا ہے۔ اس لئے آپ کو تکلیف دیتا ہوں۔ کہ آپ میرے نمائندہ بنیں۔ اور اس معاملہ کو طے کریں۔ معاملہ طے ہوتے ہی مجھے تار دیں۔ میں تار کے ذریعہ رقم ارسال کر دونگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

خاکسار عبد اللہ الہ دین۔"

اس خط کی روشنی میں ضروری ہے۔ کہ اگر آپ تیار ہوں۔ تو متعلقہ امور کا تصفیہ بالمشافہہ آپ سے کر لیا جاوے۔ اور آپ مقررہ شرائط کے مطابق حلف اٹھا کر انعامی رقم حاصل کر سکیں۔ اگر اس تصفیہ کے لئے آپ جلد آمادہ ہوں۔ تو بذریعہ "اہل حدیث" اعلان فرما دیں یا خاکسار کو بذریعہ خط قادیان کے پتہ پر مطلع کریں۔ میں پہلی فرصت میں امرتسر پہنچ کر آپ سے بالمواجہہ تصفیہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ حضرت سیٹھ صاحب کے مکتوب کو میں بعض وجوہ سے دیر سے شائع کر رہا ہوں۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصر کی سیاسی ترقی

۶ ستمبر۔ مولوی ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے ۵ ستمبر سری پرتاپ کالج ہال سری نگر میں مصر کی سیاسی ترقی کے موضوع پر لیکچر دیا۔ جناب سری رام صاحب پرنسپل ڈی۔ اے۔ وی کالج صدر تھے تقریر کے بعد سوالات کے جوابات مولوی صاحب نے دئیے۔ صدر صاحب نے مولوی صاحب کی تقریر پر ریمارکس کرتے ہوئے کہا۔ کہ حاضرین کو ان سے بہترین معلومات حاصل ہوئی ہیں (نامہ نگار)

کوہ مری میں لجنہ کا قیام اور جلسہ

۲۰ ر اگست بر مکان حکیم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب خاکی لجنہ اماء اللہ کا پہلا اجلاس منعقد کیا گیا جلسہ زیر صدارت اہلیہ مرزا برکت علی صاحب ہوا جس میں عہدیداران کا انتخاب کیا گیا۔ انتخاب مندرجہ ذیل ہے۔

پریذیڈنٹ۔ اہلیہ بابو اللہ بخش صاحب ڈپٹی پوسٹ ماسٹر
سکرٹری۔ اہلیہ حکیم عبد الرحمٰن صاحب خاکی
نائب سکرٹری۔ اہلیہ مرزا بشیر احمد صاحب

جامعہ احمدیہ کی لائبریری

نظارت بیت المال کی اجازت سے تحریک کی گئی ہے کہ ذی ثروت احباب حسب توفیق جامعہ احمدیہ کی لائبریری کے لئے چندہ عنایت فرمائیں۔ یہ تحریک ایک ہزار روپیہ کے لئے ہے۔ اس رقم سے لائبریری میں کتب رکھی جائیں گی۔ جو صدقہ جاریہ کا کام دیں گی اور جب تک ان کتب سے استفادہ جاری رہے گا۔ طلبہ و اساتذہ ان کے ذریعہ خدمت دین کرتے رہیں گے چندہ دہندہ اصحاب کو ثواب ملتا رہے گا۔ یہ تحریک بالکل مختصر تحریک ہے۔ میں ان احباب سے جنہیں اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی ہے درخواست کرتا ہوں کہ وہ جامعہ کی اس ضرورت کو فوراً پورا کر دیں۔ ۱۵ ستمبر کو جامعہ احمدیہ کھل رہا ہے۔ کتابوں کا انتظام مکمل طور پر اس سے قبل ہونا چاہیئے اس لئے احباب جلد توجہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

خاکسار:۔ ابو العطاء جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

انسپکٹر وصایا

مولوی مقبول احمد صاحب مولوی فاضل کو انسپکٹر وصایا مقرر کر کے ضلع لائلپور میں دورہ کے لئے روانہ کیا گیا ہے۔ جہاں جہاں یہ پہنچیں احباب ان سے تعاون کر کے مشکور فرمائیں۔

(۲) فارم بجٹ آمد موصیوں کو بھیجا گیا ہے اس میں چندہ سکرٹری بہشتی مقبرہ کے نام بھیجنے کی ہدایت ہے۔ اس سے غلط فہمی ہوئی ہے۔ وہ صرف ان افراد کیلئے ہے جہاں جماعت نہ ہو اور باقی جماعت کے عہدیداران کے لئے ہے ورنہ عام فیصلہ یہی ہے کہ مقامی جماعت کے ذریعہ ہی چندہ بھیجا جائے۔ عہدیداران وصیت کی رقوم اگر سکرٹری بہشتی مقبرہ کے نام بھیجیں تو اس سے جو عام طور پر غلطی ہو جاتی ہے کہ چندہ عام یا جلسہ سالانہ وغیرہ میں وصیت کی رقوم داخل ہو جاتی ہیں۔ وہ نہ ہوگی

سکرٹری بہشتی مقبرہ

محافظ شباب گولیاں رجسٹرڈ۔ یہ گولیاں نہایت ہی مقوی دل و دماغ ہیں۔ ۸ کی چار گولیاں۔
طبیہ عجائب گھر قادیان

ضرورت

دو نوجوان جو گریجوایٹ یا انڈر گریجوایٹ ہوں اور تجارت کے کام کا تجربہ رکھتے ہوں ان کو دہلی اور دہرہ دون میں غلنیکیوں کی دو فرموں میں کام کرنا ہوگا۔ خواہشمند اصحاب اپنی درخواستیں جماعت کے پریذیڈنٹ یا امیر کی سفارش کے ساتھ بھجوا دیں۔ کنواروں کو ترجیح دی جائیگی اور ان کی شادی کا انتظام بھی نظارت امور عامہ کرے گی۔ ناظر امور عامہ

احمدی فوجی بھائیوں اور ان کے والدین کیلئے ضروری اعلان

جو دوست فوج میں بھرتی ہوئے ہیں۔ اگر وہ ایسی جگہ مقیم ہیں۔ جہاں کہ جماعت قائم ہو چکی ہے۔ تو وہ اپنا چندہ جماعت مقامی کے ذریعہ بھجوائیں۔ ورنہ مرکز میں اطلاع دے کر براہ راست بھیجنے کی منظوری حاصل کریں اگر براہ راست بھیجنے میں کوئی بھی روک ہو تو والدین کے ذریعہ چندہ مرکز میں ارسال کرنے کا مناسب انتظام کریں۔ نیز جماعتوں کے عہدیداران کو بھی اس امر کی پوری نگرانی کرنی چاہیئے کہ ان کی جماعت کے جو دوست فوج میں ملازم ہیں۔ وہ ان کے والدین کے ذریعہ ماہوار چندہ وصول کریں اور جس جس جماعت سے کوئی دوست فوج میں بھرتی ہو کر گئے ہوں۔ وہاں کی جماعت کے سکرٹری صاحب مال فوری طور پر ایسے دوستوں کی فہرست مع مکمل پتوں کے ارسال فرمائیں اور وضاحت سے تحریر فرمائیں کہ ان میں سے کون کون سے دوستوں کی طرف سے چندہ مل رہا ہے تا جن دوستوں سے چندہ وصول نہ ہو رہا ہو ان سے براہ راست وصول کرنے کے بارے میں مناسب کارروائی عمل میں لائی جا سکے۔ ناظر بیت المال

تریاق کبیر

کھانسی۔ نزلہ۔ دردسر۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے کے لئے ذرا سا لگا دیجئے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت بڑی شیشی تین روپے درمیانی شیشی عہ چھوٹی شیشی ۱ار

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

کنٹرول کے معنی ہیں مال تیار کرنے والے کے لئے مناسب بچت۔ دوکانداروں کے لئے مناسب نفع۔ اور آپ کے لئے مناسب قیمتیں

کپڑے کے کنٹرول کو کس طرح سخت کر کے قیمتیں اور زیادہ گھٹائی گئی ہیں

کپڑے پر کنٹرول جون ۱۹۴۳ء میں لگایا گیا تھا جب کہ قیمتیں حیرت انگیز طور پر بڑھی ہوئی تھیں اور عام آدمی گزارے کے لئے کم سے کم کپڑا بھی مشکل ہی سے خرید سکتے تھے۔ کنٹرول لگتے ہی دو باتیں ہوئیں قیمتیں گر گئیں اور دوکانداروں کو اپنے چھپائے ہوئے ذخیرے باہر نکالنے پڑے۔ ان تدبیروں کے ساتھ جو روئی کے کارخانوں کی قابل قدر امداد کی بدولت عمل میں آسکیں۔ کروڑوں گز سٹینڈرڈ کپڑے کی تیاری سے حالات اور بہتر ہوئے۔ اس کے بعد سے کچھ اور تدبیریں بھی اختیار کی گئی ہیں۔

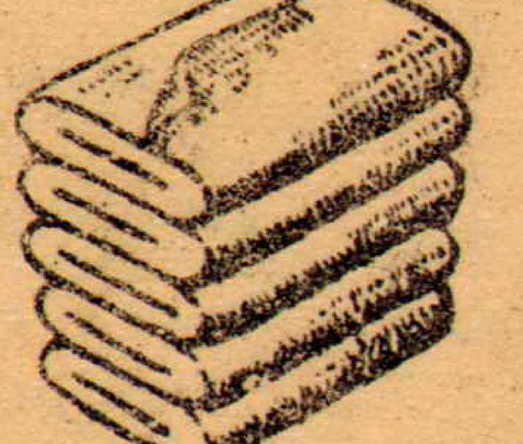

۱۔ دسمبر ۱۹۴۳ء میں بکری کی زیادہ سے زیادہ قیمتوں کی حد مقرر کر دی گئی تھی۔ اس کے بعد سے یہ قیمتیں ۲ مرتبہ اور گھٹائی گئیں اور ہر مرتبہ ۱۰ فیصدی کم ہوئیں۔

۲۔ ۱۳ کارخانوں کی پیداوار حکومت نے اپنے قبضے میں لے لی ہے جو حکومت کے منظور کئے ہوئے بیوپاریوں کے ذریعے کنٹرول کی ہوئی قیمتوں پر بکتی ہے۔

۳۔ کنٹرول کپڑے اور سوت کے علاوہ کارخانوں کی کلوں پر بھی لگا دیا گیا ہے جن کے ذریعے یہ تیار کئے جاتے ہیں۔ اس طرح تیاری کی لاگت میں کمی ہوگی لہذا آپ کو قیمت بھی کم دینی پڑے گی۔

اگر دوکاندار کپڑے کی زیادہ قیمت وصول کرنا چاہیں تو آپ ذیل کے طریقوں سے بچ سکتے ہیں۔ انھیں یاد رکھئے۔

۱۔ ہر قسم کے کپڑے کی قیمتیں منیجر گورنمنٹ پبلیکیشنز نئی دہلی کی طرف سے شائع کی جاتی ہیں جس سے آپ ایک فہرست منگا سکتے ہیں۔ قیمت ۳ روپے۔ ۱ آنے۔ محصول ڈاک معاف۔

۲۔ کسی دوکاندار کے خلاف کوئی شکایت درج کرانی ہو تو اپنے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو لکھئے (جو کنٹرول آرڈر کی رو سے بہت وسیع اختیارات رکھتا ہے) یا سپیشل افسر انچارج آف ٹیکسٹائلز کو لکھئے جو ہر صوبے کی حکومت کے سول سپلائیز ڈپارٹمنٹ میں نیز بہت سی ریاستوں میں بھی مقرر کئے گئے ہیں۔

۳۔ حکومت کے حکم سے ہر کپڑے پر اس کی قیمت چھاپ دی گئی ہے۔

اس قسم کی واردات کی اطلاع دینے میں بالکل ہٹ نہ کیجئے تاکہ مجرموں کو سزا مل سکیں

حالات سے باخبر رہئے اپنے حقوق طلب کیجئے

محکمہ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز دہلی نے شائع کیا

AAA 1279

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بمبئی ۱۰ ستمبر - گاندھی جی اپنی پارٹی سمیت کل بمبئی وارد ہوئے - اور متعدد مقامی کانگریسیوں نے آپ کا خیر مقدم کیا - جب گاڑی کھڑی ہوئی تو ملحقہ ڈبے سے چند سکھ اترے اور پاکستان کے خلاف نعرے لگاتے ہوئے گاندھی جی کی طرف لپکے - خاکساروں نے مسٹر گاندھی جی کے گرد حلقہ باندھ لیا - کیا ان سکھوں پر گاندھی جی کے خلاف مظاہرہ کا سارا الزام نہیں ہوا کہ پولیس اور ریلوے فوج نے گاندھی جی کو گھیرے میں لے لیا - مظاہرین مخالفانہ نعرے لگاتے ہوئے چلے گئے - سارا علاقہ سپیشل پولیس نے قاہرہ میں لے رکھا ہے - وہاں آٹھ سکھوں کو گرفتار کر لیا گیا - جو حلقہ توڑ کر پاکستان کے خلاف نعرے لگاتے ہوئے آگے بڑھے تھے - دو ہندو مظاہرین - جو گاندھی جی کے سامنے بھوک ہڑتال کرنے کے لئے آئے ان کو حراست میں لے لیا گیا۔

بمبئی ۱۰ ستمبر - کل مسٹر جناح اور گاندھی جی کی ملاقات ٹھیک ۴ بجے شروع ہوئی - اور ٹھیک ۷ بجے ختم ہوئی - اب یہ ملاقات پیر کے روز شام کے ۵ بجے ہوگی - اس ملاقات کے بعد مسٹر جناح اور گاندھی جی نے ایک مشترکہ بیان میں بتایا کہ ہم نے ۳ گھنٹے تک بے تکلفانہ اور دوستانہ بات چیت کی - یہ ملاقات مسٹر جناح کی کوٹھی کی پہلی منزل میں ہوئی - مسٹر جناح نے باہر آکر گاندھی جی کا پرتپاک خیر مقدم کیا - "یہ فوٹوگرافر چاہتے ہیں کہ ہم تصویر کھچوانے کے لئے کھڑے ہوں" مسٹر جناح نے کہا - اور دونوں لیڈر فوٹو کے لئے کھڑے ہو گئے - گاندھی جی نے مسٹر جناح کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا - دونوں لیڈر محبت آمیز انداز سے ایک دوسرے سے بغلگیر ہوئے اور ہال میں داخل ہو گئے - گفتگو کے وقت صرف گاندھی جی اور مسٹر جناح موجود تھے - مالا بار ہل کی طرف جانے والے تمام راستوں پر پولیس کا سخت پہرہ تھا - اور پولیس کے پاسوں کے بغیر کسی شخص کو علاقہ میں داخلہ کی اجازت نہ تھی۔

لنڈن ۱۰ ستمبر - یوگوسلاویہ کی گورنمنٹ کے ہیڈکوارٹر نے آزاد یوگوسلاوی ریڈیو کے حوالہ سے اعلان کیا ہے کہ سربیوں نے جرمنوں کے خلاف عام بغاوت کر دی ہے اور سرب عوام

جرمن سپاہ پیچھے ہٹ رہے ہیں۔

قاہرہ ۱۰ ستمبر - رائٹر کا سپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ بلقان میں اتحادی فوجوں کی برق رفتار پیش قدمی کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ یونان میں ڈیڑھ لاکھ کے قریب جرمن فوج گھر گئی ہے - اس وقت اتحادی دستے ایک ساحل سے دوسرے ساحل تک پھیلے ہوئے ہیں۔

لنڈن ۱۰ ستمبر - رومانیہ اور بلغاریہ کے اعلان جنگ کے نتیجہ کے طور پر بحیرہ اسود کے تمام بحری اڈے جرمنوں سے چھین گئے ہیں - جرمن سمندری فوج نے اپنے تمام جہاز غرق کر دیئے ہیں - تاکہ وہ دشمن کے ہاتھ نہ آئیں - بحر اسود میں جرمن بحری جنگ ختم ہو گئی۔

لنڈن ۱۰ ستمبر - جنرل پیٹن کی فوجوں نے تین مزید کوچ پر قبضہ کر لیا ہے - اب امریکنوں کے قبضہ میں پیٹر ٹول سیکٹر کے پانچ ناکے ہیں - دشمن کی مزاحمت زبردست ہے - لیکن مزید امریکن دستے منزل کو عبور کر چکے ہیں - آج پہلی امریکن فوج نے بیج پر قبضہ کر لیا - اور پیش قدمی کرتے ہوئے تین میل آگے نکل گئے - اور دراسپہ میں پہنچ گئے اس طرح جرمنی کی سرحد بیس میل سے بھی کم فاصلہ پر رہ گئی ہے۔

واشنگٹن ۱۰ ستمبر - صدر روزویلٹ نے اعلان کیا ہے کہ ابھی جرمنی کی طرف سے صلح کے لئے کسی قسم کا اشارہ نہیں ہوا۔

لاہور ۱۰ ستمبر - دولت برطانیہ کی وزارت خوراک کے نمائندہ سر ہنری فرنچ ۱۰ ستمبر کو لاہور پہنچ رہے ہیں۔

پانچ روپے میں ایک ہزار لوگوں کو تبلیغ!

قبر کے عذاب سے بچو

سرور دنیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ جاھلیۃ - یعنی جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو شناخت کئے بغیر مر جاوے وہ جہالت کی موت مرا - اور حضور نے امام زمان کی یہ نشانی بتائی ہے کہ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا - یعنی یقیناً وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیا جائے گا - اسلامی صدی کے شروع میں ظاہر ہوگا - اور اصل اسلام دنیا میں آشکارا کرے گا - اس کے مطابق خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو مقرر فرمایا - جو لوگ انکو صادق نہیں مانتے انکو چیلنج دیا جاتا ہے کہ ان کی نظر میں اگر کوئی اور صاحب اس منصب کے صادق مدعی ہیں تو انکو پیش کریں - اور ہم سے بیس ہزار روپیہ انعام لو - ورنہ صحیح بخاری کی یہ حدیث یاد رکھو کہ مرتے ہی منکر نکیر نامی دو فرشتے آئیں گے اور یہ سوال کریں گے کہ تو نے اپنے زمانہ کے امام کو مانا یا نہیں - ماننے والے کے لئے جنت ہے - اور نہ ماننے والے پر اسی وقت عذاب شروع ہو جاتا ہے - انسان کی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں - اسلئے فوراً اس زمانہ کے امام کے دعویٰ و تعلیم کے متعلق لٹریچر مفت مل سکتا ہے - منگوا کر اپنا اطمینان کر لو - ہمارے احباب کو چاہیئے کہ وہ اپنے عزیز غیر احمدی خویش و اقارب کو یہ اشتہار دکھلائیں اور اسکی حقیقت سمجھائیں اور اپنا تبلیغی فرض ادا کریں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

خاکسار - عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

نوٹ: - ایسے ایک ہزار اشتہارات کی قیمت پانچ روپے ہے - سیدنا مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آخری تنبیہ فرمادی ہے - اسلئے ہماری جماعتوں کو چاہیئے کہ وہ چست ہو جائیں اور اپنے علاقہ میں یہ اشتہار ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کرائیں - کانپور کی جماعت نے دو ہزار کا آرڈر دیا ہے۔

ماسکو ۱۰ ستمبر - "وار اینڈ ورکنگ کلاس" کے نامہ نگار خصوصی کو معلوم ہوا ہے کہ جاپانیوں نے ٹوکیو کی بعض سڑکوں پر امریکہ اور برطانیہ کے جھنڈوں کے نقش بنا دیئے ہیں - تاکہ پیدل چلنے والے انھیں پاؤں تلے روندیں۔

لنڈن ۱۰ ستمبر - جاپانی وزیراعظم جنرل کوسو نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ایک کروڑ جاپانی انگریزوں اور امریکنوں پر ضرب لگانے کے لئے تیار ہیں - اس کے بعد جاپان کے وزیر بحریہ نے کہا کہ ہمیں اپنے نقصانات کا کم اندازہ نہیں لگانا چاہیئے - جاپانی بیڑے کا سب سے بڑا کام یہ ہے کہ دشمن کی آبدوزوں کا مقابلہ کرے - اس سال کے پہلے ۷ ماہ میں حالات ہمارے موافق نہیں رہے - ہمیں مزید شکستوں کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

چنکنگ ۱۰ ستمبر - جاپانیوں نے جنوبی چین کے محاذ پر ۲½ لاکھ فوج جھونک دی ہے - یہ پہلا موقع ہے کہ جاپانیوں نے کسی محاذ پر اس قدر فوج لگائی ہے۔

نئی دہلی ۱۰ ستمبر - صوبہ بہار سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ صوبہ میں اس سال کے شروع سے جولائی کے خاتمہ تک ہیضہ سے ۴۲ ہزار موتیں ہو گئی ہیں - ملیریا سے ہونے والی موتوں کے مکمل اعداد فراہم نہیں ہوئے۔

واشنگٹن ۱۰ ستمبر - جنرل آرنلڈ امریکن فوجوں کے افسر اعلیٰ نے اعلان کیا ہے کہ امریکی اڑن قلعوں نے جاپانی مقبوضہ منچوریا کے صنعتی مراکز پر بمباری کی۔

لنڈن ۱۰ ستمبر - وزیراعظم جاپان نے اپنی تقریر میں کہا کہ حکومت جاپان کا ارادہ ہے کہ جزائر شرقی کے باشندوں کو آزادی دی جائے اور اس طرح ان کی مستقل مسرت اور فلاح کا انتظام کیا جائے - شہنشاہ جاپان نے ایک خاص فرمان کے ذریعہ اہل جاپان کو حکم دیا ہے کہ اپنی جملہ قوتیں ایسے نازک وقت میں کہ دشمن کے جوابی حملے شدت حاصل کرتے جا رہے ہیں - موجودہ جنگ جیتنے کے لئے مجتمع کر دیں۔

لاہور ۱۰ ستمبر - گاندھی جناح ملاقات کے سلسلے میں لاہور کی تمام جامع مسجدوں میں نماز جمعہ کے بعد یوم مفاہمت منایا گیا - اور تقریریں کیں - جنمیں مہاسبھائی عنصر کی پرزور مذمت کی گئی - اور ان کے اس رویہ کو وطن دشمنی پر محمول کیا گیا - گاندھی جناح ملاقات کی کامیابی کے لئے دعا کی گئی - مساجد میں قائداعظم محمد علی جناح پر کامل اعتماد کے ریزولیوشن بھی منظور کئے گئے۔

قادیان میں مضبوط اور ارزاں بوٹوں کی ایک نئی دکان

سرگودھا شوز کمپنی قادیان - پرانا بازار

جس میں ہر قسم کے بوٹ - فل سلیپر زری - سینڈل اور پشاوری چپل زری و جوتی زری وغیرہ بارعایت مل سکتی ہے - تشریف لاکر آزمائیں۔